رسالہ

جس کا نام ہے

مردونکو ایک سے زیادہ شادی کرنا

تصنیف کیا ہوا

فقیر ممتاز سید ڈاکٹر سید غلام حسین حسنوی مصنف تدبیر بقاء نسل انسان وغیرہ کا



باہتمام سے

سید اولاد علی مدرس گورنمنٹ کالج و مہتمم مطبع ممتاز سید واقع آگرہ محلہ صابون کٹرہ

طبع ہوا

ضخامت دو جز قیمت دو آنہ

تعداد طبع اول ۱۰۰۰ جلد

سنہ ۱۸۸۹ء

اشتہار کتب مصنفہ ڈاکٹر سید غلام حسین

کتب مفصلہ ذیل سُہنہ ضلع گورگانوہ مین سید محفوظ حسین و سید نذیر حسین
کے نام منی آرڈر بھیجنے یا ویلیو پے ایبل منگانے سے ملتی ہین

(قیمت مندرجہ ذیل مین خرچ ویلیو پے ایبل شامل نہین ہے)

۱۔ تدبیر بقاء نسل انسان ۔ اسمین شروع سے آخر تک انسانی نسل کے قایم و سالم رہنے
کی تدبیر بتائی ہین اور اسکا ہر ایک بیان ڈاکٹری و یونانی و بیدک کی رو سے ہے ضخامت [illegible]
قیمت معہ محصول دو روپیہ دو آنے ؀

اسکے باب اول مین زنانہ و مردانہ اعضاء تناسل کی تشریح و افعال و حیض و نفاس
و حمل وغیرہ کا بیان ہے ؀

باب دوم مین یہ بتایا گیا ہے کہ مجامعت سے غرض کیا ہے اسکے لئے کون عمر و وقت
و موسم و حالت مناسب ہے ۔ کیا کیا احتیاط چاہئے ۔ کثرت سے کیا نقصان ہے اور اسکی اصلاح
کسطرح ہوتی ہے تجرد مین اشتہاء نفسانی کا جوش روکنے و قوی و خوبصورت بچے پیدا ہونیکی
کیا تدبیر ہے ۔

باب سوم مین یہ ذکر ہے کہ جسمی عوارض یا عمر یا بعض اشیا کے استعمال یا مرہم یا کمزوری یا
فربہی یا تجردی یا فتور دماغی یا جریان یا کثرت احتلام ۔ یا سرعت انزال وغیرہ سے مرد نامرد ہوجائے
تو یہ علامات اور یہ علاج ہے ؀

باب چہارم مین یہ بیان ہے کہ ضعیفی یا جسمی عوارض یا فربہی ۔ یا کثرت مجامعت ۔ یا مقام
مخصوص یا رحم وغیرہ کی خرابی ۔ یا حیض بند یا بدقت یا بکثرت ہونے سے عورت بانجھ ہوجائے
تو یہ علامات و علاج ہے ؀

باب پنجم مین ان ۲۱ مرکبات کے بنانیکی ترکیب ہے جنکا باب سوم و چہارم مین ذکر ہوا ؀
باب ششم مین حمل کی علامات و حاملہ و زچہ و دایہ کے احتیاط و ہدایت و بچون کی پرورش
تعلیم کا ذکر ہے ؀
باب ہفتم مین حفظ صحت کے مختصر قواعد ہین ؀

۲- **ہدایت الموسم** - اسمین ہدایات - جاجت - گرمی - [illegible] موسم مین [illegible]
پینے - پہننے - رہنے - سونے - ورزش - غسل - جماع - سفر کے قاعدے [illegible]
زندگی کا مدار ہے - ایسی آسان اُردو زبان مین لکھے گئے ہین کہ [illegible]
اُردو پڑہنے والے بخوبی سمجھ سکین -
[illegible] کے ضمن مین - اچار - چاشنی دار [illegible] کا [illegible] - انبہ کا اچار - چٹنی - امرسہ -
[illegible] - پیچ - پنیڈی - چار - میری - چپاتی - ربا - انبہ - سکر [illegible] - شیرین خالیہ - [illegible]
[illegible] - الیدہ - حلوا زردک - حلوا سوہن - حلوا [illegible] وغیرہ - شربت [illegible] - شربت
شربت لیمو - شربت نارنج وغیرہ کے بنانے و پانی [illegible] ترکیبین اور انکے فوائد - بیان
[illegible] - چاہ - چاء - کافی - شراب وغیرہ کا حال - ہر موسم کی سبز ترکاریون و خشک [illegible]
میوون کے خواص - فوائد درج ہوئے ہین موسمی امراض مثلاً [illegible]
قسم کے بخار - خناق - دردسر - دردپہلو - ذات الجنب - ذات الریہ - کھانسی - سعفہ -
[illegible]
الغرض بلا مبالغہ یہ ایسی کتاب ہے کہ ہر ایک اُردو پڑہنے والے کے پاس رہنے اور اسکا مطالعہ
عمل بھی کیا جائے تو بہت کچھ فائدہ پہنچا سکتی ہے [illegible] قیمت [illegible] محصول [illegible]

۳- **رسالہ الغذا** - اسمین پانچ برتنے ودہ غذائون کے اگلے [illegible]
افعال و غذا کے ہضم وغیرہ کی مفصل کیفیت و صحت تندرستی [illegible]
بیان ہے اور [illegible] کے فوائد [illegible] [illegible]
کتابون کا بچانا کی ترکیبین [illegible] - ضخامت ہوئے [illegible] قیمت [illegible] محصول [illegible]

۴- **رسالہ بدہضمی** - مرض بدہضمی کا بیان و علاج ڈاکٹری و یونانی و بیدک کی [illegible]
ہے - ضخامت ہوئے گیارہ جز - قیمت مع محصول ۱۲

۵- **معالجات حاذقان ہند و تجربات اطبا فرنگ** - اسمین تمام امراض [illegible]
علم طب و چند امراض مثلاً نامردی و جریان وغیرہ متعلقہ [illegible]
بیان کیے گئے ہیں کہ مرض کی حقیقت و علامات اور ہر ایک مرض [illegible]
[illegible]

مین مجربات مین انگریزی علیحدہ علیحدہ اردو و انگریزی مین اور تمام کتابون اور مختلف اخبارون سے بڑی جانفشانی کے ساتھ تلاش کرکے لکھا ہے۔ ضخامت ۴۸ جز قیمت معہ محصول ؏ ۱۲/

۶- گنجینہ طب ممتاز یہ اس عام فہم اردو کی کتاب کا ہر ایک بیان بیدک و طبابت و ڈاکٹری سے ہے۔ حصہ اول مین دواؤن کے سود ہشتہ۔ کشتہ۔ مدبر و مغسول کرنے کھاتہ نمک۔ ست۔ خیساندہ۔ جوشاندہ۔ روغن بنانے۔ کشتون کے ضرر و فوائد۔ عناصر کے نام ادویہ کے بگڑنے کا عرصہ۔ معارض۔ اوزان کا ذکر ہے۔ حصہ دوم مین ۵۰۰ دواؤن کے نام و خواص و فوائد و مصلح و ماہیت و مقدار کا بیان ہے۔ ہر دوا کا ہندی نام شرح پر ہے حصہ سوم مین بیماریون کا مختصر علاج ہے مگر نئے ڈہنگ سے جسکو بلا مبالغہ فقرا کے ٹٹکلے یا حکما کے چٹکلے کہنا چاہیے کیونکہ یا تو صرف مفرد دوا سے علاج کرنا لکھا ہے یا صرف پانی یا نمک یا دودہ سے یا کسی عضو کو ملنے یا بات چیت کرنے سے یا کسی شے کو دکھانے یا پاس رکھنے سے یا ہمیہ بتہک طریقہ سے یا فقرا یا حکما کے اوس طریقہ سے جسکو وے بیسیون برس خدمت کرا کے اپنے شاگردون کو بتاتے تھے حصہ چہارم مین ادویہ کے عربی فارسی و ڈاکٹری و سنسکرت نامون کی فہرست ہے۔ قیمت معہ محصول تین روپیہ چار آنے۔ ضخامت ۴۰۰ صفحے۔

۷- معدن الحکمت - یہ اردو کی کتاب چوتہی بار طبع ہوئی ہے۔ ضخامت ۵۰۰ صفحے قیمت معہ محصول و رجسٹری للعہ

حصہ اول مین علم طب کے شروع ہونے و ترقی پانے حصہ دوم مین حبیبی بل و اسباب و شبیہ آدمی کی شناخت نامردی و خلاف وضع فطری و زنا بالجبر و اسقاط حمل و طفل کشی و بید لگنے و بناوٹی بیماریون و زخمون و زخمی لاش و شناخت خون معمولی موت یا ڈوب کر یا پہانسی لگا یا گلا گہٹ کر یا دم بند ہو کر یا فاقہ یا سردی یا آگ یا بجلی یا زہر سے مرنیکا بیان ہے جو ڈاکٹرون و وکیلون و مختارون کے نہایت کار آمد ہے۔ حصہ سوم مین آتشک و سوزاک و بواسیر و جریان منی و زکام و نزلہ و قبض و کرم و درد و ہیضہ وغیرہ ترانوے ۹۳ بیماریون کی علامات اور انکا انگریزی و ہندوستانی مجرب و مختصر علاج اور بیت سے متفرق نسخے ۲۵ قسم کے لذیذ و مقوی ہندوستانی کہانے مثلاً نارنگی پلاؤ و مرغ و دو پیازہ سالن و ہریسہ و حلوہ و فرنی و یخنی کدو و فالودہ و ماقوت وغیرہ الحاللیق

سے انگریزی کھانے ... سوپ و بسکٹ و پڈنگ و جیلی وغیرہ ...
مٹھائی وغیرہ پانی بنانا ... چٹنی و جیلی و شربت و ... کی ...
و جیلی روشنائی ... و چھینکے ... رنگ ... کے جو ... کا ...
دار روشنائی و ... و ... کی شناخت کرنا ... سے سیاہی میں و
خون کا داغ کھونے - سیاہ وار ... وغیرہ - چونکہ ... وغیرہ ...
دانت بہت دن تک ... بحفاظت ... پر ... قدرتی ...
... و مچھر ... کش ... و ... دور کرنے و ... کی ...
و ہاتھی دانت و سونا بنانے - ہر کی قسم ... کی ... و ...
لگنے - ... گانے - ... کا ... بجلی
میں ... لگنے کے ... - ہر قسم ... ہر ... جڑ جانے - چاندی ...
ملمع - تانبہ کو نقرئی ... کا ... ہونے ... ہونے کا ...
... صاف کرنے ...
برابر ... وغیرہ کی ۲۰۴ ترکیبیں مندرج ہیں ۔

۸- رسالہ علاج آواز - اسمیں آواز کے آلوں کی تشریح - آواز پیدا ہونے و گانے کی حقیقت گویائی کی صفت - آواز خراب ہونے کے اسباب - آواز کی ... کے قواعد - گلا بیٹھنے کی مفصل علامات و علاج - آواز صاف کرنے والے نسخے - گلا ... بیٹھنے وغیرہ حفظ صحت کے ضروری قواعد غرضکہ ہر ایک بیان مضمون طریقہ انگریزی و یونانی و ویدک کی رو سے ہے - صفحات تین جز قیمت مع محصول ۳/

۹- کنٹھ سدھارن بدھی - یہ رسالہ علاج آواز کا ترجمہ ہندی زبان میں ترجمہ ناگری حرفوں میں ہے صفحات تین جز قیمت مع محصول ... ہے تین آنے +

۱۰- ویدک ... - یہ دوسری بار طبع ہوئی ہے - معدن الحکمت ... انتخاب ناگری حرفوں و ٹھیٹ ہندی زبان میں ہے - قیمت مع محصول ...

... تسیری ...

۱۱- ... (اردو) صفحات ... قیمت مع محصول ...



بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہر گروہ والے اپنے مذہب کو اللہ کی طرف سے جانتے ہین اور بانی مذہب کو سچا رسول یا رہنما یا نائب خدا مانتے ہین اور بہت سے مسائل ہین تو تمام مذاہب کا اتفاق ہے مثلاً جھوٹ وزنا وقتل وچوری وغیرہ کی برائیون۔ ویانتداری ورحمدلی و ہمدردی وراستبازی وغیرہ کی بھلائیون کے سب قائل ہین مگر بہت سے مسئلے متنازعہ فیہ بھی ہین۔ چنانچہ جنمین اختلاف ہے اُن مین سے ایک کثرت ازدواج بھی ہے۔ ان کہتے ہین کہ اس بارے مین ہمارے سچے رسول کے ذریعہ سے ہمکو یہہ حکم پہنچا ہے

فانکحوا مَا طَابَ لَکُم مِّنَ النِّسَاءِ مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ ذٰلِکَ اَدْنٰی اَلَّا تَعُوْلُوْا ○

یعنی پس نکاح کرو جو خوش لگے تم کو سوائے اُنکے عورتون سے دو دو اور تین تین اور چار چار پس اگر ڈرو تم یہہ کہ نہ عدل کرو تم پس ایک ہے۔ یا جنکے مالک ہون داہنے ہاتھ تمہارے۔ یہہ بہت نزدیک ہے اس سے کہ بے انصافی کرو۔

اس آیت کی رو سے اگر صرف ... تو چار نکاح تک کرنا باحمت جائز ظاہر ہوتا ہے مگر بعض
صاحب لفظ تعدداو ... کو درست کہتے ہیں کہ کوئی عورت کے تمام حقوق مساوی ... ادا ... ہیں
اسلئے یہ حکم ایسا ہے کہ گویا ایک سے زیادہ عورت کرنا درست ہی نہیں ؛
جیسن مت والے ... کس حالت میں دوسری بیوی کرنا جائز ... سمجھتے اور دیگر
ہندوؤں کا حال بیانات ذیل سے ظاہر ہوگا ؛
جاگوولک اسمرتی کی پہلی ادھیا اشلوک ۷۳ میں لکھا ہے کہ اگر عورت شرابی یا
دائم المریض یا فضول خرچ یا بیہودہ گو یا خاوند سے بغض ... رکھنے والی ہو یا جسکے
لڑکیاں ہی پیدا ہوتی ہوں تو دوسری شادی کرنا جائز ہے اور ... اشلوک ۷۴ کے
منکوحہ اول کی ... پرورش کرتا رہے۔ پس ان ہر دو مذکورہ بالا اشلوک سے صرف ایک
عورت ... ثابت ہوتا ہے ... اشلوک ... میں ... کہ ... کی عورت
ہوتے ہوئے دوسری ... کی عورت سے مذہبی امور مثلاً جگ وغیرہ نہ کرا دے
اور اپنی قوم کی متعدد عورتیں ہوں تو ان میں جو بڑی یعنی پہلے منعقد ہوئی ...
سے انجام کرا دے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ زمانہ سابق میں بھی ایک ... عورتیں
ہوتی تھیں اور وہ جائز سمجھی جاتی تھیں ؛
منو سمرتی کی نویں ادھیا اشلوک ۸۰ و ۸۱ میں لکھا ہے کہ عورت شراب خوار یا شوہر کی
خدمت نہ کرنے والی یا دائم المریض یا بدچلن یا ... کرنے والی یا بانجھ ہو یا اسکی اولاد زندہ
نہ رہتی ہو یا لڑکیاں جنتی ہو اور لڑکے نہ ہوتے ہوں یا بدزبان ہو تو دوسرا بیاہ کرلینا
چاہئے۔ اس سے ظاہر ہے کہ بلا عذر کوئی ایک عورت کے ہوتے ہوئے دوسری
نہ کرے۔ مگر نویں ادھیاے کے ۱۲۲ سے لیکر ۱۲۵ تک اور ۱۴۹ سے ۱۵۷ تک بھی اشلوک [illegible]

حصص مین ہین اور اشلوک ۱۹۸ سے پایا جاتا ہے کہ ست جگ یعنی پچھلے نیک زمانہ مین بھی ایک مرد کئی عورتین کرتا تھا اور چونکہ وہ جایز سمجھی جاتی تہین اسواسطے ہر ایک کی اولاد کو باپ کے مال سے حصہ لینیکا حکم ہے ۞

مسطورہ بالا احکام برہمن و چہتری و ویش تینون برنون سے متعلق ہین اور شودرون کی بابت بقول پنڈت شادی رام صاحب لکھنوی نرنے سندہو مین لکہا ہے کہ اون کی قوم و خاندان مین قدیم سے جیسا رواج ہو اسیکے مطابق ایک یا کئی عورت کر سکتے ہین ۞

پنڈت صاحب موصوف یہہ بہی فرماتے تہے کہ قانون تو منوسمرتی کا ہی جایز و رائج ہے لیکن وشنو شاستر مین لکہا ہے کہ جب کوئی ایسا مغلوب الشہوت ہو کہ غیر عورتون کی طرف خیال جائے اور کسی طرح طبیعت قابو مین نہ آئے تو دو یا تین یا چار شادی تک کر لینا چاہئے مگر سب عورتون کے تمام حقوق برابر رکہے ذرا بہی فرق نہونے پائے ۔

اور یہہ بھی فرمایا کہ مہابہارت وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ خاص راجہ کو اسقدر عورتین کیا جایز ہے کہ جہانتک غلبہ کام دیو فرد ہو سکے ۞

تاویلات کر کے سمجھئے یا درحقیقت کہ ہندوون مین کئی شادیان کرنا دہرم شاستر کے خلاف نہین ہے مگر پنیر شیون کا قول سنا اور ایک کتاب مین بہی پڑہا کہ کئی عورتون کی نسبت ایک عورت کرنا اعلے و افضل ہے ۞

جون ڈیون پورٹ صاحب کے قول کو صحیح مانا جائے تو اونہون نے اپنی کتاب اپالوجی آف محمد اینڈ قران مین انجیل کی کئی آیتون سے ثابت کر دیا ہے کہ عیسائیون مین ایک سے زیادہ نکاح کرنا اونکی شرع کے احکام کے خلاف نہین ہے ۞

ایک معزز و محقق میرے مہربان پادری صاحب نے عند الاستفسار فرمایا کہ انجیل اقدس

کی آیتون سے تو صرف یہہ ثابت ہوتا ہے کہ خادم مین ایک سے زیادہ بیوی نہ کرین
دوسرون کے واسطے اسکی قید نہین ہے مگر سرد ملکون مین جہان ایک جورو [illegible]
سمجھی گئی ہے۔ کثرت ازدواج والا اونچی سوسائٹی کا ممبر نہین ہوسکتا اور یہہ اخلاقی امر
مذہب کے بیچ مین چڑہا دیا گیا ۔

ہندوستان مین مسلمان و ہندو و عیسائی جو زیادہ ہین اور اُن مین سے ہی بعض لوگون
کی ان اوراق پر نظر پڑنے کی امید ہے اُن کا مذہبی قول تو یہہ ہے جو بیان ہوا لیکن جو اثر
مذہب کا طبیعت پر ہوتا ہے اُسکے قریب ہی رسم و رواج کا ہے۔ اب اس کی طرف دیکھنے سے
جو معلوم ہوتا ہے وہ یہہ ہے ۔

ایسے مسلمان تو آج کل شاید کم ہونگے جو لقد کان لکم خیال کر کے ایک سے زیادہ
نکاح نہ کرین مگر افلاس سے یا میسر نہونے کے سبب یا رواج کم ہونے کے باعث
ہی بیوی کرتے ہین لیکن انکے سوا جو زنا کے امر کے ساتھ اپنا سر رکھتے ہین قریب قریب
سب اسی کے قائل ہین کہ ازروے مذہب چار بیویون تک کرنا جایز ہے ۔

جین مت والے تو ایک سے زیادہ بیوی ہرگز نہین کرتے اور دیگر ہندوون مین
تو ایک ہی زوجہ کرنے کا رواج ہے مگر بنگالہ کے کلین برہمن اور راجہ و دکھن کے چتری
بعض ویش اور اکثر شودر کئی بیویان کرلیتے ہین اور اس فعل کو ناجایز بھی نہین سمجھتے ۔

بقول جون ڈیون پورٹ صاحب یونان و روما و فرانس وغیرہ کے عیسائی زمانہ سابق
ایک سے زیادہ نکاح کرتے تھے مگر رومن کیتھلک کے پادریون کی تعلیم سے جنکو دینی
کام سپرد ہونے کے باعث ایک سے زیادہ نکاح کرنیکی اجازت نہ تھی اور وہان مین
بھی صرف ایک بیوی کرنے کا رواج ہوگیا اور اب اس رسم کا اثر مغربی لوگون پر یہانتک

پڑا کہ کوئی اُن مین ایسا کرے تو وہ مستوجب سزا ہوتا ہے اور شرقی لوگون مین کئی نکاح جایز ہونے کے سبب اُن پر وہ طعن کرتے ہین ؛

جس حالت مین رسم و رواج یا مذہبی احکام کے سبب کروڑ ہون آدمی ایک سے زیادہ بیوی کرنے کو جائز سمجھتے ہین اور کروڑ ون ناجائز - تو ہر ایک غور کرنیوالے کی طبیعت ضرور اس مسئلہ کی تحقیق کی جانب مائل ہوتی ہوگی - پس کل متنازعہ فیہ مسائل کے کھوٹا کھرا پرکھنے کے لئے جو دو کسوٹی ہین ایک احکام مذہبی - دوسرے دلائل عقلی - اُسی سے اس کی تحقیق ہوسکتی ہے - مگر پرکھنے سے پہلے یہ جاننا ضرور ہے کہ کون آدمی کس کسوٹی کو پسند کرتا ہے چنانچہ بہیئت مجموعی کل مذاہب پر نظر ڈالی جائے تو چار قسم کے آدمی پائے جاتے ہین ؛

اوّل صلحاء صادق و فقراء کامل کا گروہ جنکو کسی کے تنازعہ و بحث سے سروکار نہین - اپنی ایک دُھن مین لگے ہین - جو جھگڑے وہ سمجھے ہوئے ہین - کچھ کھوٹا پرکھین نہ کھرا ؛

دوسرے وہ ہین جو آج کل پرانی فیشن کے کہلاتے ہین ؛

یہ اگر مسلمان ہین اور اون کا لباس دیکھئے تو نہ سر پر عربی عمامہ ہے - نہ گلے مین ڈھیلا کرتہ - نہ ٹانگون مین تہمد - اور نہ کا مذہب پر بردیانی یا کالی کا کھانا دیکھئے جو و کھجور و روغن زیتون کیا ثرید و ہریسہ سے بھی نفرت کرتے ہین - وہ شیرین کلامی کو سوجھتے نہین کہ غیر قوم کا آدمی شمشیر برہنہ لیکر مارنے کو آئے اور پکا مسلمان ہو جائے نہ وہ شجاعت ہے کہ شرک دور کرنے کے لئے تین آدمی تین ہزار مین گھس جائین اور نعرہ تکبیر سے بڑے بڑے

دلیرون کے دل بڑھا دیوے اور سب کو نوک دم بھگا دین - نہ وہ دیانت کہ اپنی
بات کرنا ہو تو بیت المال کے تیل سے روشن چراغ کو بجھا کر اپنے تیل سے
چراغ روشن کرائین - نہ وہ خلق کہ اون کی حرکات و سکنات دیکھ کے
ایمان سے آئین نہ وہ مروت کہ بیگانون کا جگر چبانے والون کی خطا معاف
کر دین - نہ وہ علم کہ سر پر گھوڑا ڈالنے والون کی تیمارداری کریں -
نہ وہ اطاعت کہ عین موقع جنگ پر بھی جب ایک گر پڑے تو برابر کے پیدل سے
بیچ خوف نہ مانگین کہ شاید سوال مین داخل نہ ہو جو حرام ہے - خود گھوڑ
سے اوتر کر اوٹھا لین نہ وہ لیاقت کہ بموجب حکم اطلبوا العلم ولو کان بالصین
یونان و ہند کے علوم قدیم کی دو ہمالہ مین کرین کہ عراق بھی دیوان مان جائے
اور سیکڑون ہزار دون باتین نئی ایجاد کرکے دکھائین ۔

اگر ہندو ہین تو نہ سر پر ہندوانہ پگڑی ہے - نہ بدن مین چین دار نیچا جامہ -
نہ بیچ کی دھوتی - نہ موٹے کپڑے کی ساڑھی - نہ اونی لبستہ نہ مرگ چھالا کی
پوشش نہ کھانے کے لئے درختون سے گرے ہوئے پھل ہین نہ پانی پینے کی
نہ سول - نہ وہ اشنان پوجا کا رسم ہے کہ اپنائے جنس کیا حیوانون کی کشیا
کرنے کو پیرم سمجھین - نہ وہ ریاضت کہ عمر کا بڑا حصہ جوگ و تپسیا مین بیتا
کاٹ دین - نہ وہ ہمت کہ بیت باندہ کر لنکا پر چڑھ جائین - نہ وہ خلق کہ
جنگلیون کو اپنا بنالین ۔

عیسائیون کو دیکھے تو کہان ہے وہ سادہ مزاجی - کہان ہے وہ مچھلیون کا
کھانا - کہان ہے وہ حلم کہ کوئی ایک گال پہ تھپڑ مارے تو دوسرا گال رو برو

کردین - کھان ہے وہ انسانی ہمدردی کہ بلاغرض عمر بھر مریضون کے معالجہ مین مصروف رہین ؛

الغرض زمانہ کے تغیرات نے ان کی حالتون کو ایسا بدل دیا ہے کہ پہلی سی رنگت نہ پہلی سی بو ہے - مگر یہ لوگ دل مین بھی سمجھتے ہین کہ ہم اُسی دین دآئین پر ہین جسپر ہمارے آبا داجداد تھے - گو انکا لباس وطعام وطریق وصورت وسیرت کیسی ہی متغیر ہوگئی ہو مگر گفتگو کے وقت اپنے اپنے مذہب وقدیمی رواج کو پسند کرتے ہین فعل چاہے جیسے ہون لیکن زبانی حد شکنی کو برا جانتے ہین ؛

تیسرے گروہ کے وہ آدمی ہین کہ جب زمانہ پلٹا کھاتا ہے تو اپنے تمام انتظام معاشرت کو آہستہ آہستہ بدل ڈالتے ہین مگر مذہب ورواج کو بھی ساتھ رکھتے ہین یعنی ہر ایک تغیر کو بذریعہ تاویلات مذہبی احکام سے ملا دیتے ہین کہ چوتھے - وہ ہین جو زمانہ کی ہوا کو ذرا بھی بدلتا دیکھین تو زمانہ سے پہلے خود پلٹا کھانے کو طیار ہین - رُسوم قدیم کے مٹانے کی دُھن لگے تو خواہ کچھ روز بعد پہر اُسی کو اختیار کرین مگر ایک بار تو اچھے کا خیال رکھین نہ برے کا بالکل کایا پلٹ کردین - طب کی طرف دہیان جاوے تو بقراط وافلاطون کے مسائل کو منسوخ کرکے اپنے مسئلے جائین اور پہر اُن پر بھی قایم نہ رہین اور کچھ نئی بات سوجھے تو اُسکو اختیار کرلین - دیگر علوم پر نظر ڈالین تو بڑے بڑے نامی حکماء سلف کی غلطیان نکال کر اپنی تحقیقات کو صحیح جانین - مذہب کی طرف توجہ کرین تو جہانتک ممکن ہو مذہبی احکام کو زمانہ کے ساتھ ملائین اور جو نہ ملے تو اوسے مصنوعی وافترائی قول کھکر خارج کردین - الغرض اس گروہ کے آدمی بظاہر ایک مذہب کے کچھ پابند

ہوتے ہین لیکن درحقیقت حدود مین مقید رہنے کو مانع ترقی سمجھکر اپنی عقل اور قانون قدرت کو رہنما جانتے ہین اور انکا حال ہمیشہ دگرگون ہوتا رہتا ہے *

اب ان چار گروہ مذکورہ بالا مین سے پہلے گروہ کو تو خارج کر دینا چاہئے کیونکہ وہ کسی کی سنتے نہین اپنی کہتے ہین - دوسرے گروہ والے جنکے افعال گو مذہب و رسوم قدیم کے خلاف ہون لیکن اقوال انکے وہی ہوتے ہین جو زمانہ حال سے پہلے کی کتابون مین پڑھے یا لوگون سے سُنے ہین پس اپنے اپنے مذہب و رسم کے مطابق اس مسئلہ مین بھی انکے سوا اور کچھہ کہنا اور سننا نہین چاہتے جو ہمیشہ سے شرع مین لکھا ہے اور عقل کو دخل نہین دیتے - تیسرے گروہ والے افضل الناس اعقل الناس کے بموجب عقل کو بہترین آدمیون مین سے سمجھتے ہین اور عقل سے بھی کام لیتے ہین - یہ بیشک ہم اس مسئلہ کی بابت ان سے گفتگو کر سکتے ہین لیکن ہر بات مین ان کا نشانہ یہی احکام مذہبی اور حدود شرعی سے باہر نہین ہوتے اگر کوئی مسئلہ بظاہر زمانہ کے مطابق نہ معلوم ہو تو بذریعہ تاویلات مطابق کر دیتے ہین اور دوسرے کی بابت یا مذہب سے سروکار نہین رکھتے - انکے نزدیک بھی کچھہ تامل ایسے کرنے کے لئے احکام مذہبی کے سوا کوئی کسوٹی نہین ہے - چوتھے گروہ کے آدمی جسطرح اکثر طبیعتون کا میلان آج کل ہے اور جو قانون قدرت کو اپنا رہنما جانتے ہین اور کسی ایک حالت پر قائم نہین رہنا چاہتے - دل چلون کے دل کا غبار نکالنے کے لئے یہہ عمدہ جلسہ اور عقل کے گھوڑے دوڑانے والون کو دوسرا میدان ہے *

اگرچہ ہر سہ فریق مذکورہ بالا مین کسی کو یارا ءدم زدن نہین اور یہان ہر طرف سے آزادی آزادی کی صدا آتی ہے ۔ ادنے کو کچھ کہنے یا کرنے کی ممانعت ہے نہ اعلی کو مگر تجربہ سے یہہ ہی ظاہر ہے کہ کلام الملوک ملوک الکلام یا تو امیرون و رئیسون کی رائے کو وقعت ہوتی ہے یا مشہور و نامی حکما و علما کی رائے کو ۔ پہر مجھے اپنی رائے کا ظاہر کرنا فضول ہے جبکہ مین کوئی رئیس ہون نہ بڑا مشہور عالم ۔ لیکن اس فریق کے اصول کے مطابق مجھکو بھی اختیار حاصل ہے بدین وجہ اس مسئلہ کی بابت جو کچھہ میری سمجھ مین آرہا ہے وہ لکھتا ہون ؛

قبل اسکے کہ خاص مسئلہ کی بابت کچھہ لکھون چند باتون کا جتلانا ضروری سمجھتا ہون ؛

اوّل ۔ اکثر یورپین مہذب اور اُنکے مقلد کثرت ازدواج کو عیاشی مین داخل کرکے اُسے ناجائز سمجھتے ہین مگر مین ایک منکوحہ سے بھی کثرت مباشرت کو از روے طب جایز نہین جانتا بلکہ اُس ایک شخص کی مانند جو دنیا کے تمام جھگڑون کو عورت کی وجہ سے بتایا کرتا تھا مین اکثر خرابیون کو کثرت مباشرت سے منسوب کرتا ہون ؛

نوسن کلیچر آف ڈزیزز مین ۱۱۴۶ بیماریان شمار کی گئی ہین ۔ بیدون نے بیماریون کا شمار ۱۱۶۷ لکھا ہے عام مسلمانون سے سنا کہ تین ہزار بیماری ہوتی ہین جنمین سے ایک ہزار کا حال تو اطبا کو معلوم ہے باقی کا حال و علاج خدا جانتا ہے ۔ بہرحال جسقدر امراض دنیا مین آدمیون کو ہوتے ہین ک‍

سب نہین تو نصف یا کچھ کم تو میرے نزدیک ایسے ضرور ہین جنکا سبب مجامعت
کو ہین کہہ سکتا ہون کیونکہ کچھ امراض تو ایسے ہین جو بے احتیاطی سے ہوتے ہین
جیسا کہ آتشک و سوزاک والی مریضہ کے ساتھ مجامعت کرنے سے یہ امراض اور
انکے نتائج مثلاً وجع مفاصل - بہیہون جلدی و دماغی بیماریان حبس البول
وغیرہ پیدا ہوتی ہین - شکم سیری مین یہ فعل کرنے سے فالج - لقوہ - نقرس -
درد کمر - درد پشت - قولنج - عرق النسا - داء الفیل - ورم خصیہ وغیرہ - و
خلو معدہ مین کرنے سے ضعف بصر - لاغری - خفقان - یرقان - سل وغیرہ
عوارض مین سے کوئی عارضہ لاحق ہو جاتا ہے - بعد جماع سرد پانی پینے یا
حمام مین نہانے سے بقول اطبا رعشہ و استسقا و استرخا ہو جاتا ہے ٭
کثرت سے امراض مثلاً ضعف بصر - دوران سر - سوزش حرام مغز [illegible]
جنون - فالج - خفقان - جریان - ذیابیطس - سل وغیرہ جماع کی زیادتی سے
پیدا ہوتے ہین اور صرف یہی امراض کیا زیادتی کے سبب سے کمزوری فنا دائمی
جو ضرور پیدا ہوتی ہے وہ سیکڑون بیماریون کی بنا ہے ٭
سید احمد خان صاحب بہادر نے اسپر مضمون لکھنے کا جو تنازعہ لیا ہے کہ
مسلمانون کے لڑکے کیا طبعاً غبی ہوتے ہین؟ اور بچپن مین تو ذہین معلوم
ہوتے ہین مگر بڑے ہو کر کیون غبی ہو جاتے ہین؟
پس وہ مضمون تمام اس وجہ سے نہین لکھا کہ چھوٹے منہ سے بڑی بات
نکالنا فضول ہے لیکن اس بارہ مین جو میری رائے ہے اس کا خلاصہ
یہی ہے کہ مسلمانون مین اگر یہ قباحت درحقیقت ہے تو اسکا بڑا سبب کثرت

مباشرت ہے - کیونکہ جب کوئی اس فعل کی زیادتی کرتاہے تو اول لاغری و کمزوری شروع ہوتی ہے - پھر بھی باز نہ رہے تو دل غمگین رہتاہے - آدمیون کی صحبت سے نفرت ہوجاتی ہے - کام کرنے کو جی نہین چاہتا - تھوڑی محنت سے دل دھڑکنے لگتاہے - ہربات مین خوف کرتاہے - قوت حافظہ کم ہوجاتی ہے - قوت متخیلہ مین فتور ہوجاتاہے - مزاج مین چڑچڑاپن آجاتاہے - تمام کام سستی سے کرتاہے - جریان منی - یا ضعف باہ یا نامردی یا جنون یا سوزش حرام مغز یا ذیابیطس یا خفقان یا سل کا عارضہ ہوجاتاہے اور آخر کسی سخت مرض کا بہانہ ہوکر مرجاتاہے ؛

ایک ایسے عیاش کے گناہون کی سزا صرف اسکا مرجانا ہی ہوتا تو غنیمت تھا لیکن امراض مذکورہ مین سے بہت سے مرض مثل آتشک کے موروثی ہین جو نسلاً بعد نسلاً چلے جاتے ہین اور کمزور والدین کی اولاد بھی کمزور ہوتی ہے؛ پس دیگر اقالیم کے مسلمانون کا حال تو بخوبی معلوم نہین مگر ہندوستانی مسلمانون کی بابت تو بہت آدمیون کا یہہ خیال ہے کہ جب یہہ دولت و سلطنت کے مالک ہوگئے اور ہندیون نے ان کی تلوار کا لوہا مان لیا تو بے کھٹکے ہوکر آرام طلبی و عیاشی کی سوجھی اور اکثر آدمیون کے نزدیک عیش کا مقصد اعلی جو کثرت مباشرت ہے وہ ان کو حاصل ہوا تو پھر اسکے نتائج مین مبتلا ہوئے یعنی تمام ہمت و شجاعت و ذکاوت رخصت ہوئی - تھوڑی دیر کی سخت مصنوعی لذت کے حاصل کرنے اور پھر بدل ما یتحلل کے تقاضے سے عمدہ عمدہ غذا کھانے و کمزوری کے سبب سونے و سست پڑے رہنے کے سوا تمام

کام جنسے ملک و دولت و علم و ثروت کی ترقی ہوتی سب بھول گئے۔ اور اولاد جو ہوئی اُسنے اپنے بزرگون کے عیاشی کے طریقے جو دیکھے تھے اُسمین روز بروز ترقی کی اور کثرت مباشرت کے جو نتائج ہین اون مین اعلیٰ درجہ کی سند حاصل کرلی یعنی کمزور والدین کی اولاد موروثی کمزور ہوتی چلی آئی اور آرام طلبی و کاہلی جو پیدا ہوگئی تھی اُسکے سبب سے سلطنت و دولت مین زوال آگیا۔ مفلس ہوتے گئے۔ مایحتاج کے میسر ہونے مین خلل پڑا۔ اور رفتہ رفتہ تمام قوم مین تو اکثر مسلمانون کا جسم و دماغ ایسا کمزور ہوگیا کہ اونسے محنت کے بار متحمل نہین ہوسکتے۔ بڑے جوش سے جس کام کو شروع کرتے ہین اُس مین بھی بہت جلد ہمت ہار جاتے ہین۔ اگرچہ ذاتی ذہانت کی وجہ سے بچپن مین ذہین معلوم ہوتے ہین مگر جسم و دماغ کی موروثی کمزوری و خراب تعلیم اُن کو کچھ نہین کرنے دیتی اور سائنس و انجنیری جسکے حاصل کرنے مین محنت دماغی درکار ہے اُسمین کامیاب نہین ہوتے۔ اور بے علمی و کمزوری و کم ہمتی و خراب تعلیم و افلاس نے اون کی یہ حالت کردی کہ علمیت و حکومت کیا زراعت و حرفت و تجارت و ملازمت وغیرہ تمام پیشو نمین اپنے ہمعصرون سے بھی کم رتبہ ہوگئے۔

الغرض زوال سلطنت کی وجہ۔ افلاس کا باعث۔ بہت سے امراض کا سبب بھی کیا اچھی طرح غور کرکے دیکھا جائے تو میرے نزدیک تمام دینی و دنیاوی خرابیات کی بیخ و بنیاد مباشرت کی زیادتی ہے بہرطور یہ ہو سکتا ہے کہ بلحاظ عیاشی کثرت ازدواج کو مین بہتر سمجھا۔

دوم اللہ نے مجھے اس آفت سے بچایا ہے لیکن پرانے قصون و کہانیون نے ہی ہمین اسبات سے آگاہ نہین کیا کہ جس مرد کے دو یا زیادہ بیویان ہوتی ہین اُسکی زندگی بوجہ نزاع خانگی کس آفت سے کٹتی ہے بلکہ کئی جگہہ مین نے بچشم خود دیکھا اور سُنا تو لکھنؤ کے امیرزادے ابوطالب خان کا قول یاد آجاتا ہے جنہنے یورپ کی سیر سے آکر ایک کتاب لکھی تہی اور اُسمین لکھا ہے کہ دو بیویون کے ہمراہ رہنے سے دو شیرون کے ساتھہ رہنا آسان ہے؛

اگر کوئی غریب دو بیویون کا شوہر ہے تو دیگر نزاع خانگی مین دخل دینے کے علاوہ اُنکے خورد و پوش کا سامان برابر مہیا کرنے کی ہی اسقدر فکر ہوتی ہے کہ زندگی وبال جان ہو جاتی ہے۔ اور جو امیر ہے اور مایحتاج سے مستغنی تو ایک بیوی اپنی طرف کھینچتی ہے اور دوسری اپنی طرف۔ اور جس ایک طرف میان جھکتے ہین تو دوسری ناراض ہو کر اپنے میان اور اُنکی جیتی بیوی کے تمام عیش اور خوشی کو خاک مین ملا دیتی ہے۔ دو یا کئی بیویون کی اولاد مین اکثر ایسے جھگڑے ہوتے ہین کہ ایک دوسرے کی عزت و مال کیا خون کا پیاسا ہو جاتا ہے؛

عام لوگون مین ایک چور کی کہانی مشہور ہے خدا جانے وہ سچ ہے یا جھوٹ مگر کم درجہ کے بعض دو بیوی والون کی حالت کو دیکھہ کر معلوم ہوتا ہے کہ شاید صحیح ہو اور صحیح نہو تو حسب حال تو ضرور ہے اور وہ یہ ہے۔

کوئی چور ایک دولتمند نامہذب شخص کے یہان چوری کرنے گیا اُسکے دو بیویان تہین ایک بالاخانہ پر رہتی تہی اور دوسری نیچے کے مکان مین

میان نے بالاخانہ پر جانے کا ارادہ کیا اور نیچے کی رہنے والی نے دیکھا تو میان
کے پاؤن زور سے پکڑ کے نیچے کو گھسیٹنے لگی اور اوپر والی کو معلوم ہوا تو وہ
شوہر کا اوپر کو کھینچنے لگی مگر وہ خاوند صاحب اس کھینچا تانی مین رہے اور چور
چچوری کو گیا تھا وہ ان تینون کا تماشا دیکھتا رہا ہنسی ہو گئی [illegible] پکڑا گیا - چوری کے
ارادہ کا اقرار کیا۔

جب قانون مروج الوقت کے بموجب مدعی سے پوچھا گیا کہ چور نے کیا [illegible] اوس کا مال
لیا ہے ہو تو آپ نے فتوی دیا کہ اسکی دو شادیان کرادی جاوین - چور نے
[illegible] کی سرگذشت بیان کرکے عرض کیا کہ خواہ کیسی ہی [illegible]
حتی کہ پھانسی کیون نہ ہو جائے مگر دو بیویان کرنا ہرگز منظور نہ [illegible] کہ اسکے
برابر صعوبت کسی سزا مین نہین ہوتی ۔

قصہ مختصر ایک خاوند کے دو بیویان ہون تو اُن مین اور اُن کی اولاد مین
اتفاق و محبت کم دیکھا جاتا ہے اکثر باہمی تنازع و تکرار و فساد واقع ہوتا
ہے کہ اس گھر سے عیش و آرام مفقود ہو کر ہر دم فکر و رنج موجود رہتا ہے
اور اس بات سے مجھ انکار نہین ہے تو پھر کب ممکن ہے کہ ایسی صورت میں ایک
بیوی پر کبھی بیوی کرنیکو ترجیح دین ؟

سوئم - کہتے ہین کہ اندر وقت عدم شماری دنیا مین عورتین زیادہ ہین مگر
جب تک ضرورت ثابت نہ کی جائے صرف انکی زیادتی اس بات کی دلیل نہین
ہو سکتی کہ ایک مرد کئی عورتین کر سکتا ہے کیونکہ ہوسکے بازار سے ترخان [illegible] پر
کھانا زیادہ چنا ہو تو بہ غرض [illegible] بہت سا کھا لیا جائے ؟

چہارم - کثرت ازدواج کو نا جایز جاننے والے لکھتے ہین کہ کئی بیویان کرنے سے زن وشو کے مساوات کے درجہ مین فرق پڑجاتا ہے اور جو لوگ جایز سمجھتے ہین وہ شاید بے دلیل اس سے انکار کرتے ہین لیکن مین اقرار کرتا ہون کہ عورتون کو برابری کا حق حاصل نہین ہوتا - مگر میرا یہ خیال بہی ہے کہ کئی بیویان کیا ایک بیوی ہو توبہی انتظام کی خوبی اسی مین ہے کہ مرد وعورت کا رتبہ مساوی نہو بلکہ مرد مثل بادشاہ کے سمجہا جائے اور عورت مثل وزیر کے ‡

اگرچہ آج کل اکثر آدمیون کا یہی خیال ہے کہ اس آزادی کے وقت مین عورت ومرد کیا کل انتظام مدارج گڈمڈ ہوکر برابر ہو جائین تو بہتر ہے مگر گذشتہ وموجودہ زمانہ کے اعلیٰ وادنے لوگون کے تعلقات کو بنظر انصاف دیکہا جائے توصاف معلوم ہوسکتا ہے کہ دعوی کرنا - کتابون مین لکہدینا اور بات ہے اور عمل کرنا اور بات ہے ‡

ہندو جس زمانہ مین اعلیٰ درجہ کے مہذب وسرب بیاپک کے مسئلہ سے خوب واقف تھے - جب ہندوستان کے مالک ہوئے اور یہان کے قدیم باشندے اُنکے مطیع ہوگئے تو اُن کو ہمسر نہ بنایا بلکہ خدمتگاری کا درجہ عطا فرمایا ‡

مسلمانون کا مذہبی قول ہے کہ جب کسی فرقہ کو کسی گروہ کا آدمی اسلام قبول کرے تو اُسکے تمام حقوق مساوی ہوجاتے ہین لیکن ہنگیرون دیار باشون کے علاوہ فیصدی کسقدر شیخ سید مغل پٹہان ایسے ہین جو ایک غریب مسلمان

ڈھیڈ یا چولانسے وغیرہ کو اپنے برابر بیٹھا دیکھکر رنجیدہ خاطر ہوں؟

اہل یورپ جنکی بابت مانا گیا ہے کہ آنکی سی تہذیب آج تک کسی کو حاصل ہی نہیں ہوئی اور اُن کو بھی خود اس بات کا دعوی ہے کہ سب کے حقوق کو ہم برابر جانتے ہیں مگر ایک معقول آدمی نے یورپ کے کسی بادشاہ کی یہ حکایت مجھسے بیان کی کہ عرصہ ہوا جب ایک شخص نے مدلل مضمون لکھکر ثابت کیا کہ سب کا درجہ مساوی ہونا چاہیے اور چونکہ وہ مضمون عوام کے مطلب کا تھا سب نے پسند کیا اور اسکی بیان کا شہرت ہوئی کہ بادشاہ کے کانوں تک پہنچی اور بادشاہ نے بھی اوس مضمون کو دیکھا تو مصنف کو طلب کیا اور ایک [illegible] کے ساتھ میز پر کھانے کو بٹھایا لیکن [illegible] اُس شخص کو [illegible] تھا بادشاہ نے اسے شرم دلا کر اسکے مضمون کی غلطی اسپر ظاہر کی۔

اگر یہ کہا جائے کہ اُس زمانہ میں اسقدر تہذیب کی ترقی نہیں ہوئی تھی یا ایک دو شخص کی غلطی سے سب پر حرف نہیں آسکتا۔ آج کل تو سب کے حقوق برابر سمجھے جاتے ہیں۔

یہ بات صحیح ہے تو پھر نیشنل کانگریس کے حامی بڑے بڑے عہدے و [illegible] عطا ہونے کی کیوں شکایت کرتے ہیں؟

اور [illegible] عقلا کیوں اُنکی شکایت کو بیجا سمجھتے ہیں؟

کوئی ہندوستانی [illegible] عیسائی و خاص یورپ کے [illegible] مسلمانوں میں کیوں فرق کیا جاتا ہے؟

نہیں نہیں۔ حق یہ ہے کہ [illegible]

کر کے گذشتہ و موجودہ واقعات پر خیال کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ شاید منشا قدرت یہی ہے کہ خدا و بندون حاکم و محکوم فاتح و مفتوح عالم و جاہل قوی و کمزور اُستاد و شاگرد پدر و فرزند مرد و عورت کے مدارج یکسان نہ سمجھے جائین بلکہ ضرور اُن مین فرق ہونا چاہیے۔ ہان۔ یہ کسیطرح مناسب نہین ہے کہ اعلی درجہ والے ادنئے درجہ والونکو کمزور یا وحشی یا نیم وحشی سمجھکر اُن پر ظلم کرین یا اون کے واجبی حقوق کا لحاظ نہ رکھین۔

پس یہ دلیل کہ کئی بیویان ہونے سے زن و شوہر کا درجہ مساوی نہین رہتا ایسی نہین ہے جسکی وجہ سے تعدد ازدواج کو جائز یا ناجائز سمجھا جاے۔

پنجم۔ جون ڈیون پورٹ صاحب لکھتے ہین [illegible] طون اور ایک اور نامی حکیم پور قدوس نے ایک سے زیادہ نکاح جائز ہونے پر کتابین لکھی ہین۔

اگرچہ یہہ دستور ہے کہ جب تصدیق کلام کے لئے کسی نامی حکیم کا قول پیش کیا جاتا ہے تو اکثر آدمی اُسکو تسلیم کر لیتے ہین لیکن جب ہمنے اُن کتابونکو نہین پڑہا اور نہ اُنکے مضامین سُنے جو ہکو واضح طور پر معلوم ہوتا کہ وہ کون سے معقول دلائل ہین جنسے کثرت ازدواج کو اُنہون نے جائز ٹہرایا ہے تو پہر صرف ایک مورخ کے کہنے پر بے دلیل مان لینا خلاف عقل نہین ہے تو کیا ہے؛

ششم۔ مون صاحب کہتے ہین کہ گرم ملکون مین بہ نسبت سرد ملکون کے عورتین جلد بالغ و بہت ہی جلد بوڑہیا ہو جاتی ہین بد نتیجہ جو مشرقی گرم ملکون

مین کبھی عورتین کرنا نامناسب نہین ہے۔ بس مین اسکو تسلیم کرتا ہون کہ بلوغت و ضعیفی پر ملک کی گرمی و سردی کا بہت کچھ اثر ہوتا ہے۔ چنانچہ ہندوستان
مین اکثر بارہ برس کی عورتین بالغ ہو جاتی ہین اور پچاس پچپن برس کی عمر کے
بعد اُنکے بچہ پیدا ہونے کی امید نہین رہتی۔ اور یورپ مین اکثر پچیس برس
کی عورت بالغ ہوتی ہے اور بذریعہ اخبارات معلوم ہوا کہ ستر برس اور
اس سے زیادہ کی عمر مین بعض عورتون نے نکاح کیا اور وہ صاحب اولاد
ہوئین مگر یہ دلیل اس وجہ سے کثرت ازدواج کے لیے معقول نہین ہے کہ
کو مردون کی طاقت بہ نسبت عورتون کے قدرتی زیادہ ہوتی ہے لیکن ملک
کی گرمی و سردی کا اثر عورت و مرد دونون پر یکسان پڑتا ہے مثلاً
ہندوستان مین عورت کو جو بلوغت کا درجہ بارہ برس کی عمر مین
حاصل ہوتا ہے وہی مرد کو چودہ پندرہ برس کی عمر مین۔ اور گو ایسی مثالین
بھی ہین کہ ستر و اسی برس کی عمر مین بھی ہندوستان کے مرد صاحب اولاد
ہوئے ہین وہ ہوتے ہین اور عورتین پچاس برس کی عمر کے بعد حاملہ
ہونے کے قابل نہین رہتین مگر اکثر یہی دیکھا جاتا ہے کہ جس عمر مین عورت
ضعیف ہوتی ہین قریب قریب اُسی عمر مین مرد بوڑھا ہو جاتا ہے اور ساٹھ
ستر برس کا مرد بخیال اولاد یا بغرض حظ نفس دوسری شادی کیا کرتا ہے
تو لوگ اُس کو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہین۔ اُسکے ساتھ مسخر کرتے ہین
علاوہ برین اطبائے یونان کا قول ہے کہ بعد ساٹھ برس کی عمر [illegible]
دموی مزاج ہو یا صفراوی بلغمی ہو یا سوداوی ہر مزاج والے کو آخر عمر تک

نجاست سے پرہیز کرنا چاہیے پس اول تو مردون و عورتون کی بلوغت و ضعیفی کا زمانہ قریب قریب ہے دوسرے عورتون کی نسبت پانچ سات برس زیادہ تک مردون مین قوت تولید باقی رہتی ہے تو اُس زمانہ مین بلا وجہ خاص شادی کرنا قابل مضحکہ ہے اسلئے یہ دلیل الیسی نہین ہے جس سے مرد کو کئی نکاح کرنے کی واقعی ضرورت سمجھی جاوے

بہرحال ہمنے اُنکو کثرت ازدواج کی حمایت مین نہین سمجھا اور اسمین جو خرابیان ہین اُن کو بھی خوب جانتا ہون جیسے کہ اوپر لکھا گیا اور مرقومہ بالا دلائل جو ایک سے زیادہ بیبیان کرنے کے واسطے ہین وہ سب بیکار ہین لیکن میرے نزدیک اس مسئلہ کی موئد جو دلیل ہے وہ یہ ہے ۔

دلیل خاص

عورتون سے مردون کو جو لذت یا طمانیت جو حاصل ہوتی ہے اور انتظام خانگی مین مدد ملتی ہے یہ ایک چھوٹی بات ہے لیکن زن و مرد کے اعضا اور اُن کے افعال و طبیعت کے بیان پر [illegible] ہوتا ہے کہ اصلی مقصد منشاء قدرت زن و مرد کی صحبت سے یہ ہے کہ توالد و تناسل ہو۔ چنانچہ ہندی حکیم کہتے ہین کہ جب عورت ایام ماہواری سے فارغ ہوجاوے تو سولہ روز تک اور ڈاکٹر کہتے ہین کہ دو ہفتہ و بقول بعض ایک ہفتہ تک و بقول ڈبلیو ایس کرکس ایم ڈی کے ہونے سے ایک روز پہلے یا ایک دو روز پیچھے تک زن و مرد یکجا ہون تو حمل قرار پاجاتا ہے ۔

بعد قرار یابی حمل بقول ڈاکٹر اکیٹن صاحب عورتون کو اشتہاء نفسانی نہین ہوتی۔ فم رحم بند ہو جاتا ہے۔ حیض نہین آتا۔ حاملہ مریض کی مانند ہو جاتی ہے یعنی بےچینی و بیقراری و کلیجہ کی جلن و بیخوابی و متلی و قے و عدم اشتہا وغیرہ مین مبتلا ہو جاتی ہے۔ کبھی قبض یا یرقان یا ورم پا یا تکلیف تنفس وغیرہ خاص امراض مین سے کوئی مرض ہو جاتا ہے۔ پہلی سی دلفریب صورت نہین رہتی چہرہ پر غمگینی و پژمردگی چھا جاتی ہے۔ پیٹ بڑھ جاتا ہے۔ کبھی ہونٹ نیلے پڑ جاتے ہین۔ گاہے مُنہ سے رال ٹپکتی ہے ❊

نو ماہ بعد جب بچہ پیدا ہوتا ہے تو بقول اکثر چالیس روز تک خون نفاس آتا ہے۔ زچہ کی رنگت زرد اور وہ لاغر ہو جاتی ہے۔

حاملہ کی پستان تو دوسرے مہینے سے بڑھنے لگتی ہین مگر بعد تولد بچہ کے اُن مین دودھ اُتر آتا ہے جس سے یہہ قدرت کا منشا معلوم ہوتا ہے کہ بچہ کو اُس کی مان ہی دودھ پلاوے چنانچہ ہندوستان مین زیادہ تر مان ہی اپنے بچہ کو دودھ پلاتی ہے یورپ والون کی مانند دوسری دایہ سے پرورش نہین کرائی جاتی بلکہ یہان تو اس بات سے بہی کم آدمی واقف ہین کہ جس عورت کو سل یا فالج یا جنون یا مرگی یا سرطان کا عارضہ یا اور کوئی عصبی مرض یا خنازیری مزاج ہو یا ادنے بات سے ڈر جاتی ہو یا زیادہ غصہ ور یا نہایت کمزور مان ہو تو اپنے بچہ کو کسی دوسری دایہ کو دیدے ❊

بچہ کو دودھ پلانے کا عرصہ ڈاکٹرون کے نزدیک ایک سال اور بچہ کمزور

ہوتو اس سے کچھ زیادہ ہے مگر اطبا یونان اسکے کو پورے دو برس اور
لڑکی کو سوا دو برس دودھ پلانے کا حکم کرتے ہیں ۔

وقفہ مختصر بہ یوم زیادہ ایام حمل سے دودھ چھڑانے کے دن تک جو
بقول ڈاکٹروں کے ایک برس نو ماہ یا کچھ زیادہ کا عرصہ
اور بقول اطبا دو برس ایک ماہ کا زمانہ ہوتا ہے اس میں عورت
سبب فطری قدرت قابل مجامعت نہیں رہتی اور اسی وجہ سے
ان ایام میں اطبا قربت کو منع کرتے ہیں ۔ اور جو لوگ قانون
قدرت کو توڑتے ہیں وہ سزا پاتے ہیں یعنی ایام حمل میں قمر رحم بند
ہو عورت کا پیٹ تنگ ہونا وغیرہ ظاہر کرتا ہے کہ اس سے مقاربت
نہ کی جائے اور جو اس قانون کی خلاف ورزی کرتا ہے تو اسکا
یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ کبھی کثرت یا بے احتیاطی کے سبب حمل اسقاط
ہو جاتا ہے ۔ زیادہ ایام کا حمل ہو تو گاہے مرد کو سوزاک کے
عارضہ میں مبتلا ہونا ہوتا ہے ۔ اور یہ تو ضرور ہے کہ جنین کی
پرورش میں کم و بیش خلل پڑتا ہے ۔ اور بار بار عورت کو جو شہوت پیدا
ہونے کے سبب جنین کی طبیعت کا میلان کوریا ہسٹیریا یا مرگی وغیرہ
جیسے امراض کی طرف ہو جاتا ہے اور آج کل بہت آدمی کمزور و عصبی
امراض میں مبتلا جو دکھلائی دیتے ہیں بجز دیگر اسباب کے غالباً اسکا
بڑا سبب یہی ہے ۔

بچہ کو اس کی ماں ہی دودھ پلائے تو دونوں تندرست رہتے ہیں

کیونکہ بچہ کو صحیح سالم ماں کے دودہ سے زیادہ اور کسی کا دودہ یا اور کوئی شے موافق نہین ہوتی اور ایام رضاعت مین بہ نسبت دیگر ایام کے عورت زیادہ تندرست رہتی ہے اور بلا وجہ خاص صرف اپنے آرام و عیش کے خیال سے کوئی اس قانون کی پابندی کرے تو یہہ سزا ملتی ہے کہ عورت کی چھاتیان پک جاتی ہین بار بار حمل ٹھہرنے سے جلد بوڑہیا و ضعیف ہو جاتی ہین۔ سرطان کی بیماری سے بقول ڈاکٹر کوپر اکثر محفوظ نہین رہتین۔ اور دوسری دایہ کا دودہ پینے یا مصنوعی غذا سے پرورش پانے کے سبب اپنی ماں کا دودہ پینے والے کی نسبت بچہ زیادہ تر امراض مین مبتلا ہوتا ہے اور بہت بچون کی جان اس وجہ سے تلف ہو جاتی ہے چنانچہ ڈاکٹر وینٹر صاحب نے امریکہ و انگلینڈ کے نقشہ اموات سے ثابت کیا ہے کہ دایہ کے دودہ سے پلنے والے اپنی ماں کے دودہ سے پرورش پانے والے بچون کی نسبت زیادہ مرتے ہین ۰

ایام رضاعت مین عورت کو حیض کا نہ آنا و بقول ڈاکٹر اکیٹن صاحب اشتہاء قربت کا نہ ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ عورت مرد کے پاس نہ جاوے اور اسکے خلاف کرنے سے یہہ ہوتا ہے کہ عورت کو بھی بعض دفعہ تکلیف ہوتی ہے خصوصاً بچہ ایسی حالت مین دودہ پیتا ہے تو ضرور بیمار پڑجاتا ہے۔ اسکو سبز رنگ کے پھٹے پھٹے دست آنے لگتے ہین پیچش ہو جاتی ہے اور یقیناً بہت بچون کی موت کا یہی سبب ہوتا ہے ۰

اور بچہ کی عمر کئی ماہ کی ہو اور حمل قرار پا جائے تو دایہ مقرر کرنے سے تو وہی
نقصان ہے جو اوپر بیان ہوا اور بوجہ افلاس یا رواج دایہ نہ رکھی جائے
تو جنین کو بھی ضرر ہوتا ہے اور بچہ بھی ناکارہ دودھ پیکر بیمار پڑ جاتا ہے
اور آخر مر بھی سکتا ہے ٭

اب انصاف سے سوچنا چاہئے کہ حسب قانون قدرت ایسی حالت مین عورت
پورے دو یا تین برس مجامعت کے قابل نہین رہتی اور اس قاعدہ کو
توڑنے سے زن و مرد کو اکثر امراض پیدا ہو سکتے ہین اور بہت سی ننھی جانین
اس بے احتیاطی سے یقیناً تلف ہو جاتی ہین تو ہر کیا مرد کے لئے یہ امر ضروری
اور نہایت ضروری نہین ہے کہ اس عرصہ مین عورت سے قربت نہ کرے ؟
ہٹ دہرمی و مانے ہوئے اقوال یا اپنے کلام کی پیروی کرنا تو دوسری بات
ہے مگر ایام حمل و رضاعت مین مجامعت کرنے سے ایسے ہی نقصان ہین جیسا کہ
اطبا نے بیان کئے ہین تو میرے نزدیک اس سوال کا یہی جواب ہوگا کہ زمانہ
مذکورہ مین بیشک مرد کو عورت سے علیحدہ رہنا ضرور ہے ٭

اچھا اب مردون کی طرف خیال کرنا چاہئے کہ ایسے جتی و رہبان الشہوت
آج کل کسقدر ہین کہ باوجود موجود ہونے کے ایام حمل و رضاعت مین عورت
کی قربت سے محترز رہین ؟
اسکے جواب مین کوئی یہ کہے کہ متقدمین حکما مین سے ایک حکیم کا جو قول ہے کہ
عمر بھر مین ایکبار جماع کرنا چاہئے۔ ہمارا عمل تو اسپر ہے۔ بس ایسے شخص کو مناسب
ہے کہ وہ ایک نکاح بھی نہ کرے تو کچھ مضایقہ نہین ٭

اور جو یہ کہے کہ ہم تو بقراط کے قول کے پابند ہیں جسنے سال میں ایک بار
اس فعل کے کرنیکی اجازت دی ہے - ایسے آدمی کو چاہیئے کہ وہ ایک [illegible]
کرے کیونکہ جو ایک سال تباہ سکتا ہے ممکن ہے کہ وہ یا تین سال تک بھی [illegible]
اور جو سچا منصف مزاج آدمی یہ کہے کہ صاحب - حمل و رضاعت کی مدت دو
یا تین سال کی ہے - اس قدر دراز عرصہ تک تو باوجود [illegible]
دن منکوحہ کے محترز رہنا اس زمانہ میں ناممکن ہے - تو بیشک اسکو یہی
جواب ہوگا - کہ یا تو اسقاط کرو - یا ان [illegible] کو بھگتو جو قانون
مذکور کے خلاف کرنے سے بھگتنی پڑتی ہیں - یا ایک سے [illegible] نکاح کرو
قانون قدرت کے مطابق سمجھو اور طاقت وحیثیت و حالت کا لحاظ کرکے
عمل کرو - اور کسی مذہب کو مانتے ہو اور حرام کرتے ہو تو تم ہو اور
معفو یا ترک یا [illegible]

وما علینا الا البلاغ

تمام شد

داخلہ نمبر	
فن نمبر	
[illegible] نمبر	

اشتہار

میڈیکل رفارمر

یہ ماہواری رسالہ جسکی ضخامت ۱۶ صفحہ ہین اُردو مین ہر مہینے شایع ہوتا ہے قیمت سالانہ معہ محصول عہ۸ و ششماہی عہ و سہ ماہی ۱۲؍ اور ایک پرچہ کی قیمت ۴؍

آجکل علم طب و جراحی کیمیاگری وغیرہ مین جو ترقیات ہو رہی ہین اور جنکا جاننا بیدون و حکیمون و عموماً ہومیوپیتھ ڈاکٹرون کو خصوصاً نہایت ضروری ہے وہ سب باتین یعنی نئے و نادر تجربے اطبای یورپ و امریکہ و ہندوستان کے مشہور و معتبر انگریزی طبی اخبارون و نو طبع مستند کتابون سے بذریعہ ترجمہ انتخاب کرکے درج ہوا کرینگے۔

سستا اخبار

اسمین آگرہ کی خبرین مفصل و دیگر ممالک کی خبرین چھوٹے جملون مین و حفظ صحت کے ضروری قواعد متقدمین و متاخرین حکما کے اقوال و سوانح عمری و دیگر مفید مضامین درج ہوتے ہین۔ ابھی ہفتہ وار نکلتا ہے۔ چار ورق کی اسکی بساط ہے قیمت بھی نہایت مختصر ہے۔

قیمت سالانہ اہل شہر سے جو خود منگالین	۱۲؍
ایضاً جو مطبع کا آدمی پہونچاوے	۱۴؍
قیمت سالانہ بیرونجات سے معہ محصول ڈاک	عہ۸؍

المشتہر سید امداد علی مہتمم میڈیکل رفارمر و سستا اخبار آگرہ محلہ صابن کٹرہ مطبع ممتازیہ